8۔ ہوائی ــــ بیگم اختر ریاض الدین

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 67 : ○ **مسلط** : قابض ○ **بحرالکاہل** :ایک بڑا سمندر ○ **ہونولولو** : جزیرہ ہوائی کا دارالحکومت ○ **ڈھارس**: حوصلہ ○ **الامان**: خدا کی پناہ ○ **اللہ اللہ کرتے: مشکل سے**، اللہ کا ذکر کرتے ○ **ہول اُٹھنا**: خوف آنا ○ **مراجعت**: واپسی ○ **اوکھلی میں سر دیا تو دھمکوں سے کیا ڈرنا**: مشکل کام میں ہاتھ ڈالنے کے بعد گھبرانا نہیں چاہیے، خطروں سے کھیلنے والے گھبراتے نہیں ○ **طاق**: ماہر ○ **پل**: لمحہ ○ **گویا**: یعنی، ○ **پی او اے سی**: فضائی کمپنی کا نام ○ **کسرِشان**: شان کے خلاف ○ **ٹھیکی لگانا**: پڑاؤ ڈالنا ○ **شیر خوار** : دودھ پینے والا ○ **جائے پیدائش**: پیدا ہونے کا مقام ○ **ارمان**: خواہش ○ **اُنس**: محبت ○ **سیاح**: سیر کرنے والا ○ **ناگفتہ بہ** : نا قابلِ بیان

صفحہ نمبر 68 : ○ **بنیا پولیس**: ہندو پولیس ○ **قصہ کوتاہ**: مختصر یہ کہ ○ **پین ایم**: امریکی ہوائی کمپنی کا جہاز ○ **کھٹارا**: بہت پرانا ○ **چھاج**: گیہوں صاف کرنے کا خاص برتن ○ **گیہوں**: اناج ○ **رسمِ دیرینہ** : پرانی رسم ○ **خاطرمدارت** : مہمان نوازی، آؤ بھگت ○ **جل تو جلال تو**: پوری مثل ہے "جل تو جلال تو، آئی بلا کو ٹال تو" یعنی خدا سے دُعا کی جارہی ہے کہ وہ بلاؤں سے محفوظ رکھے ○ **ریشم کی طرح سرسر کرتا گزر گیا**: بخیر و عافیت گزر گیا ○ **دارالسلطنت** : دارالحکومت ○ **گجرے**: پھولوں کے ہار ○ **نچھاور کرنا**: قربان کرنا

صفحہ نمبر 69 : ○ **ندارد** : غیر موجود، غائب ○ **لدی پھندی** : بھری ہوئی ○ **گٹار** : ایک مغربی ساز ○ **حسبِ معمول**: معمول کے مطابق ○ **موزے** : جرابیں ○ **ریزگاری**: سکے ○ **پینٹری**: کھانے پینے کا سامان اور برتن رکھنے کا کمرہ ○ **اودھم مچنا**: شور وغل ہونا ○ **ہیوی ویٹ** : باکسنگ اور کشتی کے مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے لیے وزن کا ایک خاص پیمانہ ○ **چمپئن** : فاتح ○ **تنبیہ** : خبرداری، وارننگ ○ **واللہ اعلم** : اللہ بہتر جانتا ہے

صفحہ نمبر 70 : ○ **آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہونا**: مشکلات اور مسائل کا پتا چلنا ○ **کمر کس لینا**: کسی کام کے لیے تیار ہو جانا ○ **لنچ**: دوپہر کا کھانا ○ **عمیق تر** : زیادہ گہرا ○ **زمرد کی آمریت** : سبزے کی حکومت ○ **کہنہ مشق** : تجربہ کار ○ **شباب** : جوانی ○ **آنکھیں خیرہ ہونا**: آنکھیں چندھیا جانا ○ **وجدانی حسن** : وجد کی کیفیت طاری کرنے والا حسن ○ **کوہسار** : پہاڑ ○ **سنگلاخ**: پتھریلا ○ **ازلی**: شروع سے ○ **رین بسیرا**: راتوں کا ٹھکانا ○ **دوڑی چھوٹی** : فرصت ملنے پر ○ **پکنک منانا**: اہلِ خانہ یا احباب کا جمع ہو کر کسی مقام کی سیر کو جانا ○ **مہذب**: تہذیب یافتہ ○ **شفاف**: بہت صاف

صفحہ نمبر 71 : ○ **لامحدود**: جس کی حد نہ ہو ○ **افراط**: بہتات، فراوانی ○ **ذخار** : بھرا ہوا، لبریز ○ **بروئے زمین برسرِ پیکار ہوا**: زمین پر قائم ہوا ○ **بساطی**: چھوٹی چھوٹی متفرق اشیا بیچنے والا ○ **پنساری**: دوا فروش ○ **دیوالیہ ہو جانا**: کنگال ہو جانا ○ **مہاگرو** : بڑا گرو ○ **اختراع** : ایجاد ○ **شیطان کی آنت ہونا**: بہت طویل ہونا ○ **سیل** : اشیا

کو سستے داموں فروخت کرنا ○ پہلے ہلے میں: پہلے پھیرے میں ○ نرسری: چھوٹے بچوں کے پڑھنے، کھیلنے کی جگہ ○ شاپنگ: خریداری ○ توسل: وسیلہ ○ پھٹیچر: پھٹی پرانی

صفحہ نمبر 72: ○ مانوس: جان پہچان والا ○ بے سروپا: سر اور پاؤں کے بغیر ○ دغا: دھوکا ○ دھپ لگانا: تھپڑ مارنا ○ ترمرے: ٹی وی خراب ہونے یا نشریات رکنے پر سکرین پر نمودار ہونے والے باریک دھبے ○ ازدواجی رُخ: گھریلو رُخ گھریلو پہلو ○ گرہستن: سلیقہ مند، گھڑ ○ مدارج: درجے ○ ہمہ گوں: ہر رنگ کی ○ چاشنی: مٹھاس ○ چسکا: مزہ ○ فیڈرل: وفاقی ○ سکالر: دانشور ○ ٹھاٹ: عیش ○ معیاد: مدت، دورانیہ ○ ریسرچ: تحقیق ○ مگن: خوش، محو ○ غپ اُڑانا: گپیں ہانکنا

صفحہ نمبر 73: ○ ارضی: زمینی ○ رقابت: دشمنی، مقابلہ ○ ایمان شکن: بے ایمان کردینے والا ○ گارڈینیا: باڑھ کے طور پر لگایا جانے والا جھاڑی دار پودا ○ متنوع: مختلف اقسام کے ○ نڈھال: تھکا ہوا ○ دیدہ زیب: آنکھوں کو بھلا لگنے والا ○ گل آویزاں روشیں: پھولوں سے بھرے راستے ○ دل پذیر عنصر: پسندیدہ رخ، دل میں جگہ بنانے والا پہلو ○ بین الاقوامی طلبا: مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والا طلبا ○ جویندگان علم: علم کی تلاش کرنے والے ○ تنوع: رنگارنگی

سبق کا خلاصہ

دُنیا کے حسین سفر ہمیشہ مجھے پسند رہے ہیں۔ ٹوکیو تا ہونولولو سفر کا ہیبت ناک نقشہ کھینچتے ہوئے مجھے ایک خاتون نے بہت ڈرایا مگر میرے شوہر تین ماہ پہلے جا چکے تھے لہٰذا میرا جانا ضروری تھا اپنی مہارت استعمال کرتے ہوئے گھر سمیٹا اور گیراج میں بند کیا۔ چھوٹی بیٹی کو ساتھ لیا۔ کراچی سے بی، او، اے سی کا ٹکٹ بک کرایا جو چوبیس گھنٹے سے کم لیٹ ہونے کو اپنی شان کے خلاف سمجھتی ہے لیکن میں اس کی آرام دہ نشستوں اور خوش اخلاق عملے کی وجہ سے اسے ترجیح دیتی ہوں۔ پہلا پڑاؤ کلکتہ تھا جو میری جائے پیدائش ہے۔ میں ایک برس کی عمر میں وہاں سے لائی گئی تھی۔ میں کلکتہ دیکھنا چاہتی تھی مگر ائیر پورٹ سے پولیس سٹیشن تک کسٹم اور پولیس نے جو سلوک کیا اس کے بعد دُعا کرتی ہوں کہ خدا کسی شریف انسان کو کلکتہ نہ لے جائے۔ غالب نے کلکتے میں کچھ دیکھا تو وہ ہندوستانی کسٹم اور پولیس سے پہلے دیکھا ہوگا۔ ہم نے جان چھڑائی اور ہانگ کانگ پہنچے، پھر ٹوکیو کے لیے روانہ ہوئے۔ پین ایم کا پرانا کھٹارا جہاز چار گھنٹے لرزتا رہا۔ ہم سفر جاپانی بولا یہ کچھ بھی نہیں۔ ٹوکیو تا ہوائی سفر میں جہاز ایسے اچھلے گا جیسے چھاج میں گیہوں۔ دو دن بعد اس سفر کا آغاز کرتے ہوئے ہم نے اللہ سے دُعا مانگی کہ عزت رکھ لے۔ سفر بخیریت گزر گیا ایسے خوشگوار چھ گھنٹے میں نے کبھی نہیں گزارے تھے۔

جہاز رات ساڑھے دس بجے ہونولولو اُترا میاں کو تار دیا تھا اُمید تھی کہ وہ ہوائی کی رسم کے مطابق پھولوں کے ہار لے کر ائیر پورٹ پہنچیں گے لیکن میاں ریاض الدین غائب تھے۔ وہ تین گھر بدل چکے تھے اور مجھے پتا بھی معلوم نہ تھا۔ ہوائی یونیورسٹی سے معلوم کیا۔ ہائی رائز ہوسٹل پہنچی مگر میاں نہ ملے غصہ بھی آیا اور پریشان

بھی ہوئی۔ اچانک ایک کار آئی۔ لڑکیاں اُتریں اور مجھے ہار پہنائے۔ پیچھے ایک اور کار سے ہوائی گیت گاتے نوجوان اور میاں ریاض الدین اُترے۔ لڑکیوں نے بتایا ہوائی کا وقت جاپان سے چوبیس گھنٹے پیچھے ہونے کی وجہ سے تاریخوں میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ میں نے ٹیکسی والے کا شکریہ ادا کیا اور خدا کا شکر کر کے گھر روانہ ہوئی۔

گھر کے ہر کونے میں منوں کوڑا، درازوں سے میلے موزے اور رومال، جیبوں سے تھیٹر اور سینما کی پرچیاں ملیں۔ برتن بغیر دھلے پڑے تھے۔ میاں نئے نکال کر استعمال کرتے جاتے تھے۔ انہی حالات کے باعث وہ اصرار کر رہے تھے کہ بتیاں مت جلاؤ، گھر صبح دیکھ لینا۔ رات کے دو بجے ہمسائے نے گرجدار آواز میں خاموشی کا حکم دیا۔ یہ ہمسایہ ہوائی کا ہیوی ویٹ چمپئن تھا۔ دو منٹ میں لڑکیاں لڑکے غائب ہو گئے اور ہم سو گئے۔ میں بیدار ہوئی تو میاں دفتر جا چکے تھے ناشتہ بنایا اور پہلی بار کھانا بھی خود تیار کیا۔ بیٹی سے مل کر گھر صاف کیا۔ لنچ ہوٹل میں کیا۔ کام کی تھکاوٹ کے باعث رات کو بھی کچھ نہ پکایا۔ شام کو جزیرے کی سیر پہ نکلے تو ڈھلتے سورج میں بحرالکاہل اور ہر طرف سبزے کے مناظر دیکھ کر لگا کہ جزیرے اوداہو میں یہ بوڑھی کائنات پھر سے جوان ہو گئی ہے۔ یہ ساحل جنوبی یورپ کے ساحلوں سے زیادہ نیلا، چمکیلا اور خوبصورت ہے۔ کہیں سنگلاخ اور کہیں سرسبز کوہسار جزیرے کا حسن بڑھاتے ہیں اگلے دن آبی مخلوق کے لیے مشہور ہوما بے پر پکنک منائی۔ یہاں پانی سب سے زیادہ شفاف ہے۔ قدرتی حسن میں انسان نے اپنی کاریگری سے اضافہ کیا ہے۔ اس شام ہم سپر مارکیٹ گئے جو امریکی سرمایہ داری اور طرزِ حیات کا نمونہ ہے۔ انارکلی اور مال روڈ کی ساری دکانوں کا سامان اس کی ایک لیپٹ میں آ سکتا ہے یہاں آ کر عورتوں کی آنکھیں اور بٹوے کھل جاتے ہیں ہر شے کی پچاس قسمیں اور ہر قسم چھت تک چنی ہوئی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر ایشیا اور افریقہ کی بھوک اور قحط بھول جاتا ہے۔ میں نے بتیس ڈالر کی اشیائے خورد و نوش خریدیں جن سے کار بھر گئی۔

میری غیر موجودگی میں میاں نے سیکنڈ ہینڈ کار، ٹی وی، صوفہ، گراموفون، ٹیپ ریکارڈر اور ہلکی کرسیاں خریدی تھیں۔ 1857ء ماڈل کار چلتی تو دُنیا دیکھتی، رُکتی تو دُنیا شکر کرتی تھی۔ یہ کار صرف میاں ہی چلا سکتے تھے۔ اس پر ہزاروں میل میری گی۔ پرانائی وی چلانے کے لیے اسے تھپڑ مارنے یا گرم کمبل ڈالنا پڑتا تھا۔

امریکی حکومت کے قائم کردہ ایسٹ ویسٹ سنٹر اور ہوائی یونیورسٹی میں ایک صحت مند رقابت ہے۔ یہاں بہترین پروفیسر اور دانشور لیکچر دینے کے لیے آتے ہیں۔ ایسٹ ویسٹ سنٹر میں کورس کے دوران میں سینئر سکالر کہلانیوالے شرکا بارہ سو ڈالر ماہانہ وظیفہ پاتے ہیں۔ یہاں باقاعدہ کلاسز نہیں ہوتیں بلکہ لوگ ریسرچ کرتے ہیں۔ کچھ کتابیں بھی لکھتے ہیں جو سنٹر شائع کرتا ہے۔ نمائشیں، فلم اور جشن ہوتے ہیں یہاں ایک انتہائی حسین جاپانی باغ ہے، جس میں پھول، سبزہ، رنگین مچھلیاں اور مختلف درخت ہیں۔ ایسٹ ویسٹ سنٹر کا حسین ترین پہلو یہ ہے کہ یہاں مختلف ممالک اور اقوام سے تعلق رکھنے والے طلبا یکجا ہوتے ہیں اور بین الاقوامی ہم آہنگی کے ماحول میں علمی تشنگی مٹاتے ہیں۔

مشقی سوالات

1۔ مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کیجیے۔

الف: ”نیچے بحرالکاہل ہوتا ہے اور اوپر خدا، کہیں زمین کا ذرا سا ٹکڑا ڈھارس کے لیے دِکھائی نہیں دیتا۔“

وضاحت: مصنفہ بیگم اختر ریاض الدین کو ٹوکیو سے بذریعہ ہوائی جہاز ہونولولو جانا تھا۔ ان کی دوستوں میں سے ایک محترمہ نے یہ کہہ کر اس سفر کا نقشہ کھینچا تھا کہ سارے سفر میں جہاز کے نیچے وسیع و عریض بحرالکاہل کے سوا کچھ اور نظر نہیں آتا۔ طویل ہوائی سفر ایک خاتون کے لیے اچھا خاصا ہمت کا کام ہے۔ اس سفر کے دوران میں نیچے زمین، شہر، جنگلات اور بستیاں نظر آتی رہیں تو دل کو کچھ نہ کچھ حوصلہ رہتا ہے لیکن اگر ہزاروں فٹ بلندی پر سفر کرتے ہوئے انسان کو نیچے سمندر کے سوا کچھ دِکھائی نہ دے تو انسان خوفزدہ ہو ہی جاتا ہے۔ مٹی سے بنا ہوا انسان مٹی سے دُور ہو کر بے قراری محسوس کرتا ہے۔

ب: ”اگر 26 کو جانا ہو تو 25 کی سیٹ بک کراؤ کیونکہ وہ چودہ سو چالیس منٹ سے کم لیٹ ہونا کسرِ شان سمجھتی ہے۔“

وضاحت: بیگم اختر ریاض الدین نے برٹش اوورسیز ایئرویز کارپوریشن کی کارکردگی کو طنز کا نشانہ بنایا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ اس ہوائی کمپنی کی پروازیں کم از کم چوبیس گھنٹے لیٹ ہوتی ہیں۔ اس لیے کسی مسافر کو 26 تاریخ کو کہیں پہنچنا ہو تو اسے چاہیے کہ 25 تاریخ کی پرواز میں سیٹ بک کرائے تاکہ چوبیس گھنٹے لیٹ ہونے کے بعد بھی مقررہ تاریخ کو منزلِ مقصود پر پہنچ سکے۔

ج: ”خدا کسی شریف انسان کو کلکتے نہ لے جائے۔ اگر مرزا غالب نے اس میں کچھ دیکھا تو ہندوستانی کسٹم آفیسر اور بنیا پولیس سے پہلے دیکھا ہوگا۔“

وضاحت: مرزا غالب سفرِ کلکتہ کو اپنی زندگی کا یادگار سفر سمجھتے تھے۔ ان کا شعر ہے:

کلکتے کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشیں
اک تیر میرے سینے میں مارا کہ ہائے! ہائے!

مصنفہ لکھتی ہیں کہ مرزا غالب کلکتے پر فدا ہوئے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ اس دور کا کلکتہ ہندوستانی کسٹم آفیسروں اور پولیس سے پاک تھا۔ آج کل کلکتے جانے والوں کو ان کسٹم آفیسرز کی زیادتیوں اور پولیس کی ستم ظریفیوں کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ اسی لیے اب کلکتے جانا شرفا کے لیے ایک تکلیف دہ تجربہ بن چکا ہے۔

د: ”جب ٹوکیو سے ہوائی جاؤ گی تو ہوائی جہاز ایسے اچھلے گا جیسے چھاج میں گیہوں۔“

وضاحت: بیگم اختر ریاض الدین لکھتی ہیں کہ ہانگ کانگ سے ٹوکیو کے سفر کے دوران میں جہاز چار گھنٹے تک خود لرزتا اور مسافروں کو لرزاتا رہا۔ ان حالات میں ایک جاپانی ہمسفر نے مصنفہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں۔ ٹوکیو سے ہوائی جاؤ گی تو جہاز ایسے اُچھلے گا جیسے چھاج میں گیہوں۔ اس تسلی میں تنبیہ کا پہلو بھی تھا کہ جہاز کے لرزنے سے خوفزدہ ہونے کے بجائے خود کو اس سے زیادہ خطرناک ہوائی سفر کے لیے ذہنی طور پر تیار کرو۔

ہ: ”سارا سفر آسمانوں میں ریشم کی طرح سرسر کرتا گزر گیا۔“

وضاحت: مصنفہ نے ٹوکیو تا ہونولولو سفر بخیر و عافیت گزرنے کا تذکرہ کیا ہے۔ انھیں اس سفر سے بہت ڈرایا گیا تھا۔ ایک صاحبہ نے کہا تھا کہ اس سفر میں نیچے بحرالکاہل اور اُوپر خدا ہوتا ہے۔ زمین بالکل دکھائی نہیں دیتی جبکہ ایک جاپانی نے بتایا تھا کہ ٹوکیو تا ہونولولو سفر میں جہاز ایسے اُچھلتا ہے جیسے چھاج میں گیہوں۔ آغازِ سفر میں مصنفہ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی تھی کہ سفر بخیریت مکمل ہو جائے۔ وہ لکھتی ہیں کہ میری دُعا قبول ہوئی اور سارا سفر آسمانوں میں ریشم کی طرح سرسر کرتا گزر گیا۔

و: ''ڈھلتے سورج میں بحرالکاہل کروٹیں لے رہا تھا اور چاروں طرف زمرد کی آمریت مستحکم ہو چکی تھی۔''

وضاحت: مصنفہ نے جزیرہ ہوائی کے قدرتی حسن کی حسین ترقلمی تصویر دِکھائی ہے۔ [illegible] تی ہیں کہ غروبِ آفتاب کے وقت سمندر کی لہروں کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ سمندر بس سونے ہی والا ہے اور کروٹیں بدل رہا ہے۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا۔ مصنفہ نے سبزے کی اس فراوانی کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھا ہے کہ چاروں طرف زمرد کی آمریت مستحکم ہو چکی تھی۔

ز: ''سپر مارکیٹ امریکن سرمایہ داری کا مکمل مظاہرہ اور امریکن طرزِ حیات کا بنیادی قلعہ اور اس کی لامحدود افراط کا ذخار ہے۔''

وضاحت: مصنفہ نے لکھا ہے کہ سپر مارکیٹ دس بازاروں کا مہاگرو ہے۔ انارکلی اور مال روڈ کی ساری دُکانوں کا سامان اس کی ایک لپیٹ میں آ جائے۔ ہر شے کی پچاس اقسام موجود ہیں اور ہر قسم چھت تک چنی ہوئی ہے۔ جگہ جگہ ''سیل'' کے بورڈ لگے ہیں۔ نقد نہیں تو اُدھار لے لیجیے۔ یہاں آ کر عورتوں کی آنکھیں اور بٹوے کھل جاتے ہیں۔ انسان وہ چیزیں بھی خرید لیتا ہے جن کی ضرورت نہیں ہوتی۔ امریکی سرمایہ داری نظام اور طرزِ حیات کی بنیاد ذہنی سوچ نے غریب اور متوسط طبقے کا معاشی استحصال کر کے چند دولت مندوں کی تجوریاں مزید بھری جائیں۔ اس مقصد کے لیے تشہیر کا حربہ اختیار کیا گیا ہے۔ سپر مارکیٹ میں اشیا کی فراوانی کا مقصد یہی ہے کہ یہاں آنے والا جیب خالی کیے بغیر جانے نہ پائے اور اسے کچھ نہ کچھ خریدنا ہی پڑے۔

2: درج ذیل محاورات اور ضرب الامثال کو جملوں میں استعمال کیجیے:

اوکھلی میں سر دیا تو دھمکوں سے کیا ڈرنا' دھکے کھانا' انا للہ پڑھنا' خاک چھاننا' بلی کی طرح گھر بدلنا' شیطان کی آنت ہونا' پیٹ میں ہول اُٹھنا' ٹھیکی لگانا' آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہونا' پھول نچھاور کرنا۔

محاورات/ضرب الامثال	جملے
اوکھلی میں سر دیا تو دھمکوں سے کیا ڈرنا	جب تم نے یہ مہم سر کرنے کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو گھبراؤ مت۔ مشکل تو پیش آئے گی مگر اوکھلی میں سر دیا تو دھمکوں سے کیا ڈرنا۔
دھکے کھانا	صرف تم ہی نہیں' آج کل بے شمار اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ملازمت کے لیے دھکے کھاتے پھر رہے ہیں۔

اناللہ پڑھنا	دھماکے کی آواز سن کر میں نے اناللہ پڑھا۔
خاک چھاننا	مسلمانوں نے حصولِ علم کے لیے ملک ملک کی خاک چھانی۔
بلی کی طرح گھر بدلنا	جب سے لاہور آیا ہوں بلی کی طرح گھر بدلتا پھر رہا ہوں۔
شیطان کی آنت ہونا	بھئی! تمہاری کہانی تو شیطان کی آنت ہوگئی ہے ختم ہی نہیں ہوتی۔
پیٹ میں ہول اُٹھنا	انٹرویو دینے والے اُمیدوار کے پیٹ میں ہول اُٹھ رہے تھے۔
ٹھیکی لگانا	کراچی جاتے ہوئے ہم نے بہاولپور میں ٹھیکی لگائی۔
آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہونا	جب خود کما کر گھر کا خرچ چلانا پڑے گا تو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے گا۔
پھول نچھاور کرنا	برات پہنچی تو لڑکیاں دولہا پر پھول نچھاور کرنے لگیں۔

3: "سفر نامہ کی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والوں کو معلومات اور تفصیل مہیا کرے اس طرح کہ پورا ماحول سمجھ میں آجائے۔" آپ نے اپنے ملک میں یا ملک سے باہر کسی جگہ کا سفر کیا ہو تو اس کا حال اپنے لفظوں میں لکھیے:

جواب: دیکھیے حصہ مضامین (ایک تفریحی سفر)

4: درج ذیل مصادر کو امدادی افعال کے طور پر اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

دینا، چکنا، آنا، جانا، اُٹھنا، رہنا، ہونا، کرنا، لینا، چاہنا، رکھنا۔

مصادر	امدادی افعال کے طور پر جملوں میں استعمال
دینا	بچے نے سارا سبق فر فر سنا دیا تو ماں کا دِل خوشی سے باغ باغ ہوگیا۔
چکنا	میں تو اپنا سارا کام ختم کر چکا ہوں۔
آنا	اتنی تعلیم حاصل کر کے بھی اسے بات کرنی نہیں آئی۔
جانا	اگر مجھے پتا چل جاتا تو میں فوراً آپ کی مدد کے لیے پہنچ جاتا۔
اُٹھنا	وہ اس کی اچانک آمد کی خبر پر چونک اُٹھا۔
رہنا	باپ بہت سمجھاتا رہا مگر بیٹے کی سمجھ میں کوئی بات نہ آئی۔
ہونا	تم نے اکبرِ اعظم کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ تو کیا ہوگا۔
کرنا	صبح جلدی اُٹھا کرو اور دِن کا آغاز نماز سے کیا کرو۔
لینا	اس نے میری سب باتیں سن لیں مگر ان پر عمل نہ کیا۔
چاہنا	پروگرام بس شروع ہوا ہی چاہتا ہے۔
رکھنا	میں نے جمیل کی آمد کی خبر سن رکھی تھی۔

5: درج ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کیجیے؟

الفاظ	اعراب	الفاظ	اعراب
الامان	اَلْاَمَانْ	مراجعت	مُرَاجَعَتْ
شیرخوار	شِیْرخَوارْ	ذخار	ذَخّار
اختراع	اِخْتَرَاعْ	توسل	تَوَسُّلْ
تنوع	تَنَوُّعْ	واللہ اعلم	وَاللّٰہُ اَعْلَمْ

آپ بیتی

☆ اپنی ذاتی سرگزشت یا ذاتی احوال وواردات کا تحریری بیان آپ بیتی یا خودنوشت کہلاتا ہے۔ انگریزی میں اسے آٹو بائیوگرافی کہتے ہیں۔

کسی جاندار چیز کی آپ بیتی ہو یا کسی بے جان شے کی اس کے اہم اصول یہ ہیں:

الف: آپ بیتی میں واحد متکلم کا صیغہ (میں) استعمال کیا جاتا ہے۔

ب: آپ بیتی لکھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اس کا مشاہدہ اور مطالعہ بڑا گہرا ہو اور فرضی واقعات اور نقل پر بھی اصل کا گمان ہو۔

ج: واقعات اور حالات میں ایک منطقی ربط اور تسلسل ہو اور زبان روزمرہ گفتگو کے عین مطابق ہو۔

مندرجہ بالا باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اب آپ ایک دس روپے کے بوسیدہ نوٹ کی آپ بیتی لکھیے۔

جواب: دیکھیے حصہ آپ بیتی۔

6: بیگم اختر ریاض الدین کا مشہور سفرنامہ "سات سمندر پار" اپنے کالج کی لائبریری سے لے کر پڑھیے۔

جواب: طالب علم خود کوشش کریں۔

☆ اقتباسات کی سیاق وسباق کے حوالے سے تشریح

اقتباس 1: "جزیرہ ہوائی کی یہ ایک رسم دیرینہ ہے کہ برآنے والے کا پھولوں کے حسین گجروں سے استقبال کیا جاتا ہے، اس لیے ارمان تھا کہ کم از کم میاں تو پھول نچھاور کرنے پہنچ جائیں گے لیکن میاں ریاض الدین صاحب حسبِ معمول غائب، رات کا وقت، مجھے ان کا پتا بھی نہیں معلوم۔ جناب بلی کی طرح تین گھر تبدیل کر چکے تھے۔ ہوائی کی یونیورسٹی میں فون کیا تو انھوں نے کہا، ایسٹ ویسٹ سنٹر سے پوچھو۔" (سرمایہ اُردو 12 صفحہ 68)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : ہوائی

مصنفہ کا نام : بیگم اختر ریاض الدین

سیاق وسباق: مصنفہ نے "ہوائی" کے سفر کی داستان بہت دلکش انداز میں تحریر کی ہے۔ سفر کے آغاز میں انھوں

نے اپنی جائے پیدائش کلکتہ بھی دیکھا۔ وہ ہانگ کانگ اور ٹوکیو سے ہوتی ہوئی ہونولولو پہنچیں، جہاں ان کے شوہر ریاض الدین مقیم تھے۔ ہوائی میں قیام کے دوران میں انھوں نے ان جزائر کے قدرتی حسن اور دل فریبی کا جی بھر کے مشاہدہ کیا۔ وہ سپر مارکیٹ بھی گئیں جو امریکی سرمایہ داری نظام کا نمونہ ہے اور ایسٹ ویسٹ سنٹر اور ہوائی یونیورسٹی بھی دیکھی جو امریکہ اور مغرب کی علم دوستی کی مثالیں ہیں۔ مصنفہ ہوائی پہنچیں تو ان کے شوہر استقبال کے لیے ایئرپورٹ نہ آئے جس کے باعث مصنفہ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

تشریح: مصنفہ بیگم اختر ریاض الدین نے اپنے شوہر کو بذریعہ تار اپنے ہونولولو پہنچنے کی تاریخ سے مطلع کر دیا تھا۔ وہ تین ماہ بعد اپنے شوہر سے ملنے ہوائی پہنچی تھیں اور انھیں اُمید تھی کہ میاں ریاض الدین ان کا استقبال کرنے کے لیے ایئرپورٹ پر موجود ہوں گے۔ بیگم اختر کو ہوائی کے اس دیرینہ رواج کے متعلق بھی معلوم تھا کہ وہاں ہر مہمان کا استقبال پھولوں کے خوبصورت اور خوشبو بھرے گجروں سے کیا جاتا ہے۔

انھیں توقع تھی کہ اور کوئی نہ سہی، کم از کم ان کے شوہر تو پھول نچھاور کرنے کے لیے پہنچ ہی جائیں گے لیکن اس وقت انھیں سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑا جب ہونولولو ایئرپورٹ پہنچنے پر انھوں نے میاں ریاض الدین کو غیر حاضر پایا۔ رات کا وقت تھا اور بیگم اختر کو اپنے شوہر کی رہائش گاہ کا پتا بھی معلوم نہ تھا۔ دراصل ریاض الدین خوش باش اور بے فکر طبیعت کے مالک تھے اور ہوائی پہنچنے کے بعد تین گھر تبدیل کر چکے تھے۔ ان کا پتا معلوم کرنے کے لیے بیگم اختر نے ہوائی یونیورسٹی فون کیا تو جواب ملا کہ ایسٹ ویسٹ سنٹر سے پوچھیں۔ اس طرح ہوائی کی زمین پر قدم رکھتے ہی بیگم اختر کو غیر متوقع صورتِ حال سے دوچار ہونا پڑا۔

اقتباس 2: ''سپر مارکیٹ ایسی شیطان کی آنت ہے کہ دِل چاہتا ہے کہ خود ٹرالی میں لٹک جائیں۔ اس ادارے کی افراط دیکھ کر انسان ایشیا، افریقہ کی بھوک اور قحط بھول جاتا ہے۔ اس جگہ بلا ارادہ اور بلا ضرورت خریداری کرنی پڑتی ہے۔ ہر شے کی پچاس قسمیں اور ہر قسم چھت تک چنی ہوئی۔ ہر دوسرے قدم میں سیل لکھا ہوا۔ اگر نقد نہیں تو اُدھار لیجیے۔'' (سرمایۂ اُردو 12، صفحہ 71)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : ہوائی

مصنفہ کا نام : بیگم اختر ریاض الدین

سیاق و سباق: مصنفہ نے ہوائی کی سیاحت کا احوال خوبصورت لہجے میں بیان کیا ہے۔ کلکتہ، ہانگ کانگ اور ٹوکیو سے ہونولولو تک ہوائی سفر کی جزئیات خاصی دلچسپ ہیں۔ مصنفہ ہونولولو ایئرپورٹ پہنچیں تو ان کے شوہر استقبال کے لیے موجود نہ تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ تار کا مضمون سمجھنے میں غلط فہمی ہوگئی تھی۔ ہوائی میں قیام کے دوران میں مصنفہ نے جزائر کے بے مثال حسن کا مشاہدہ بھی کیا اور ایسٹ ویسٹ سنٹر اور ہوائی یونیورسٹی جیسے تعلیمی اور تحقیقی اداروں کا ماحول بھی دیکھا۔ ایک شام وہ سپر مارکیٹ گئیں جو امریکی سرمایہ داری اور طرزِ حیات کا مظہر ہے۔ ہمارے ہاں کے دس مکمل بازار اس ایک مارکیٹ میں سما سکتے ہیں۔ سپر مارکیٹ پہنچ کر خواتین کی

آنکھیں اور بٹوے کھل جاتے ہیں اور سامان کی بہتات انھیں وہ چیزیں خریدنے پر بھی مجبور کر دیتی ہے جن کی ضرورت نہیں ہوتی۔

تشریح: ہوائی کی سپر مارکیٹ امریکی نظام معیشت کے بنیادی اور مرکزی نکتہ یعنی کسی بھی قیمت پر زر اندوزی اور نفع کمانے کی آئینہ دار تھی۔ امریکہ سرمایہ داری نظام کا علمبردار ہے اور چاہتا ہے کہ ساری دُنیا اس کی تقلید میں فری مارکیٹ اکانومی کے اصول کو اپنا لے جو بظاہر ایک خوش نما نعرہ لیکن درحقیقت اخلاقیات کی جڑ کاٹنے والا بیہودہ تصور ہے۔ سرمایہ داری نظام میں روپیہ ہی اصل قدر ہے اور اس کے حصول کے لیے رُوحانی اور دینی اقدار کو پامال کرنا بالکل جائز تصور کیا جاتا ہے۔ یہ سسٹم امیر کو امیر تر کرتا اور غریب سے روکھی سوکھی بھی چھین لیتا ہے۔ سپر مارکیٹ کے تصور نے چھوٹے کاروباری طبقے کو ختم کر کے رکھ دیا۔ یہ مارکیٹ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی۔ ہمارے شہروں کے دس بڑے اور مرکزی بازار اس کی ایک لپیٹ میں آ سکتے ہیں گویا سپر مارکیٹ کے تصور نے وہ منافع جسے ہزاروں تاجروں میں تقسیم ہوتا تھا، ایک ہی سرمایہ دار کی تجوری میں پہنچا دیا ہے۔ سپر مارکیٹ میں سامان کی فراوانی دیکھ کر ایشیا اور افریقہ کی بھوک اور قحط سالی بھول جاتی ہے۔ مارکیٹ میں شاپنگ کرتے کرتے انسان تھک جاتا ہے اور اس کا جی چاہتا ہے کہ وہ خود بھی اشیائے صرف رکھنے والی اس ٹرالی میں لیٹ جائے جسے وہ اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا لا رہا ہے۔ یہاں آ کر آدمی وہ چیزیں بھی خرید لیتا ہے جنھیں خریدنے کی کوئی ضرورت یا ارادہ نہیں ہوتا۔ ہر شے کی پچاس قسمیں موجود ہیں۔ جگہ جگہ ''سیل'' یعنی سستے سامان کی فراہمی کی دعوت تحریر کر دی گئی ہے۔ نقدی سے محروم لوگوں کے لیے یہ سہولت بھی موجود ہے کہ وہ ادھار خرید لیں یعنی سامان قسطوں پر لے جائیں اس پیشکش کے پس منظر میں بھی سرمایہ داری نظام کا یہ کریہہ حربہ کارفرما ہے کہ قسطوں پر سامان خریدنے والے سے اصل قیمت سے ڈیڑھ دوگنا قیمت وصول کی جاتی ہے۔

مزید معروضی سوالات

س: مصنفہ کو ٹوکیو سے ہونولولو تک سفر کے متعلق کیا بتایا گیا تھا؟

ج: مصنفہ کو ایک صاحبہ نے ڈرایا تھا کہ ٹوکیو سے ہونولولو تک نیچے بحرالکاہل ہوتا ہے اور اُوپر خدا، کہیں زمین کا ذرا سا ٹکڑا بھی ڈھارس کے لیے دِکھائی نہیں دیتا۔ طوفان آ جائے تو پھر الامان!

س: مصنفہ نے کلکتہ کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا ہے؟

ج: کلکتہ مصنفہ کی جائے پیدائش ہے لیکن ایئرپورٹ سے پولیس اسٹیشن تک انھیں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ لکھتی ہیں کہ خدا کسی شریف انسان کو کلکتہ نہ لے جائے۔ اگر مرزا غالب نے اس میں کچھ دیکھا تو ہندوستانی کسٹم آفیسر اور بنیا پولیس سے پہلے دیکھا ہوگا۔

س: پین ایم جہاز کے لرزنے پر جاپانی تاجر نے مصنفہ سے کیا کہا؟

ج: جاپانی تاجر نے مصنفہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں۔ ٹوکیو سے ہوائی جاؤ گی تو جہاز ایسے اُچھلے گا

جیسے چھاج میں گیہوں۔

س: مصنفہ کے میاں ان کا استقبال کرنے کے لیے ہوائی ایئر پورٹ کیوں نہ پہنچ سکے؟

ج: تار پڑھنے میں غلط فہمی ہوئی۔ ہوائی کا وقت جاپان کے وقت سے چوبیس گھنٹے پیچھے ہے۔اس لیے اکثر تاریخوں میں گڑ بڑ ہو جاتی ہے۔

س: مصنفہ نے جزیرے کا نقشہ کن الفاظ میں کھینچا ہے؟

ج: چاروں طرف زمرد کی آمریت تھی یعنی سبزہ ہی سبزہ تھا۔ جزیرے اوواہو میں کہنہ مشق کائنات ازسرنو شباب پر آئی ہے۔ اس کے ننھے منے رقبے میں فطرت کا ہر رنگ ہرانگ پایا جاتا ہے۔ یہ وجدانی حسن میں ڈوبا ساحل ہے۔جنوبی یورپ کے آبی کناروں سے زیادہ نیلا اور چمکیلا ہے۔

س: مصنفہ نے سپر مارکیٹ کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا ہے؟

ج: سپر مارکیٹ امریکی سرمایہ داری نظام کی مظہر ہے۔ یہ دس بازاروں کا مہا گرو ہے۔ انارکلی اور مال روڈ کی ساری دکانوں کا سامان اس کی ایک لپیٹ میں سما جائے' ہر شے کی پچاس قسمیں اور ہر قسم چھت تک چنی ہوئی ہے۔ اس جگہ بلاارادہ اور بلاضرورت خریداری کرنی پڑتی ہے۔

س: مصنفہ کے میاں نے کیا خریداری کر رکھی تھی؟

ج: مصنفہ کی غیر موجودگی میں ان کے میاں نے گھر کا کچھ سامان مثلاً سیکنڈ ہینڈ کار' ٹیلی ویژن' صوفہ' گراموفون' ٹیپ ریکارڈر اور باغ کی ہلکی کرسیاں خریدی تھیں۔

س: مصنفہ کے میاں نے جو کار خریدی وہ کیسی تھی؟

ج: کار 1857 کا ماڈل تھی' جب چلتی تو دنیا دیکھتی اور رکتی تو دنیا شکر ادا کرتی تھی۔ اس کے پراسرار پٹاخے نہ معلوم کہاں سے چھوٹتے تھے۔

س: پرانا ٹیلی ویژن کیسا تھا اور اسے چلانے کا کیا طریقہ تھا؟

ج: پرانا ٹیلی ویژن کچھ ایسا برا نہ تھا۔ دو دھپ لگاؤ یا گرم کمبل ڈالو تو اس کے کالے سفید ترمرے ناچنے بند ہو جاتے تھے۔ پھر گھنٹوں صحیح چلتا تھا البتہ چینل بدلنے پر خراب ہو جاتا تھا اور پھر تھپڑوں سے چلتا تھا۔

س: ہوائی کی یونیورسٹی میں کن ممالک اور خطوں کے طلبا زیر تعلیم تھے؟

ج: ہوائی کی یونیورسٹی میں جنوبی بحرالکاہل' جاپان' انڈونیشیا' برما' ملایا' فلپائن' کوریا' ویتنام' فجی کے جزائر' آسٹریلیا' پاکستان' ہندوستان' یورپ اور امریکا کے طلبا زیر تعلیم تھے۔

س: سبق 'ہوائی' کس کی تحریر ہے؟

ج: سبق 'ہوائی' بیگم اختر ریاض الدین کی تحریر ہے۔

س: ٹوکیو سے ہونولولو تک پیچھے کیا ہوتا ہے؟

ج: ان دونوں شہروں کے سفر میں نیچے بحرالکاہل ہوتا ہے۔

س: مصنفہ کے میاں کتنا عرصہ پہلے جا چکے تھے؟

ج: مصنفہ کے میاں تین مہینے پہلے جا چکے تھے۔

س: گھر سمیٹ کر کہاں بند کیا؟

ج: گھر سمیٹ کر گیراج میں بند کیا۔

س: سب سے چھوٹی بیٹی کالج کے کس سال میں تھی؟

ج: سب سے چھوٹی بیٹی کالج کے پہلے سال میں تھی۔

س: دونوں بڑی لڑکیوں کے کس چیز کے امتحان تھے؟

ج: دونوں بڑی لڑکیوں کے بی۔اے کے امتحانات تھے۔

س: بڑی دو لڑکیوں کو کب آنا تھا؟

ج: بڑی دو لڑکیوں کو اڑھائی مہینے بعد آنا تھا۔

س: مصنفہ نے کہاں پہنچ کر بی،او،اے سی کا ٹکٹ بک کروایا؟

ج: مصنفہ نے کراچی پہنچ کر بی،او،اے سی کا ٹکٹ بک کروایا۔

س: اس غریب ایئر لائن سے جانے کے لیے کتنے گھنٹے کی گنجائش رکھنی چاہیے؟

ج: مصنفہ کے خیال میں اس ایئر لائن سے جانے کے لیے 24 گھنٹے کی گنجائش رکھنی چاہیے۔

س: اگر 26 کو جانا ہو تو سیٹ کب بک کرانی چاہیے؟

ج: چونکہ 24 گھنٹے کی گنجائش رکھنی ہے، اس لیے ایک دن پہلے یعنی 25 کی سیٹ بک کرانی چاہیے۔

س: یہ لائن کتنے منٹ سے کم لیٹ ہونا کسرِ شان سمجھتی ہے؟

ج: یہ لائن چودہ سو چالیس منٹ سے کم لیٹ ہونا کسرِ شان سمجھتی ہے۔

س: کلکتہ سے مصنفہ کہاں روانہ ہوئیں؟

ج: کلکتہ سے مصنفہ ہانگ کانگ روانہ ہوئیں۔

س: ہانگ کانگ سے تازہ دم ہو کر کہاں روانہ ہوئے؟

ج: ہانگ کانگ سے تازہ دم ہو کر ٹوکیو روانہ ہوئے۔

س: مصنفہ ٹوکیو میں کتنے دن ٹھہریں؟

ج: مصنفہ ٹوکیو میں دو دن کے لیے ٹھہریں۔

س: ہوائی کے دارالسلطنت کا نام کیا ہے؟

ج: ہوائی کے دارالسلطنت کا نام ہونولولو ہے۔

س: جہاز ہونولولو میں کتنے بجے اُترا؟

ج: جہاز ہونولولو میں ساڑھے دس بجے اُترا۔

س: جزیرہ ہوائی کی دیرینہ رسم کیا ہے؟

ج: جزیرہ ہوائی کی دیرینہ رسم یہ ہے کہ ہر آنے والے کا پھولوں کے حسین گجروں سے استقبال کیا جاتا ہے۔

س: بیگم اختر ریاض الدین کے شوہر کتنے گھر بدل چکے تھے؟

ج: جناب بلی کی طرح تین گھر تبدیل کر چکے تھے۔

س: میاں کی سہیلیوں نے کیا سمجھایا؟

ج: میاں کی سہیلیوں نے سمجھایا کہ تار پڑھنے میں غلط فہمی ہوگئی تھی۔

س: ہوائی کا وقت جاپان کے وقت سے کتنے گھنٹے پیچھے ہے؟

ج: ہوائی کا وقت جاپان کے وقت سے 24 گھنٹے پیچھے ہے۔

س: رات کو کتنے بجے تک اودھم مچتا رہا؟

ج: رات کو دو بجے تک اودھم مچتا رہا۔

س: پینٹری میں کتنے دن سے برتن بغیر دُھلے پڑے تھے؟

ج: پینٹری میں پانچ دن سے برتن بغیر دُھلے پڑے تھے۔

س: ہارڈ بائلڈ ہیگرٹی کون تھا؟

ج: ہارڈ بائلڈ ہیگرٹی ہوائی کا مشہور پہلوان اور ہیوی ویٹ چیمپئن تھا۔

س: مصنفہ کی جس بیٹی نے اس کے ساتھ سارا دن گھر کی صفائی کی اس کا نام کیا تھا؟

ج: مصنفہ کی بیٹی کا نام ناز تھا۔

س: اگلے دن انہوں نے کہاں پکنک منائی؟

ج: اگلے دن انہوں نے ہنوما بے پر پکنک منائی۔

س: ہنوما بے کس لیے مشہور تھا؟

ج: یہ ساحل آبی مخلوق کے لیے مشہور تھا۔

س: یہ سپر مارکیٹ کتنے بازاروں کا مہا گرو ہے؟

ج: مصنفہ کے خیال میں یہ سپر مارکیٹ دس بازاروں کا مہا گرو ہے۔

س: مصنفہ نے پہلے ہلے میں کتنے ڈالر کی کھانے پینے کی چیزیں لیں؟

ج: مصنف نے پہلے ہلے میں 32 ڈالر کی چیزیں خریدیں۔

س: کار کس ماڈل کی تھی؟

ج: کار شاید اتنی پرانی نہ ہو لیکن مصنف طنزیہ انداز میں بتاتی ہیں کہ وہ 1857ء ماڈل کی تھی۔

س: امریکا کی فیڈرل حکومت نے ہوائی میں جو عظیم الشان مرکز کھولا ہے اس کا نام بتائیں؟

ج: امریکا کی فیڈرل حکومت کے اس مرکز کا نام ایسٹ ویسٹ سنٹر ہے۔

س: سینئر سکالرز کتنے ڈالر وظیفہ ہر مہینے پاتے ہیں؟

ج: سینئر سکالرز بارہ سو ڈالر وظیفہ ہر مہینے پاتے ہیں۔

س: کورس کی میعاد کتنی ہوتی ہے؟

ج: اس کورس کی میعاد دس مہینے یا ایک سال ہوتی ہے۔

س: اس مغرب و مشرق کے مرکز کی کیا چیز دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے؟

ج: مغرب و مشرق کے مرکز کے جاپانی باغ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

س: گارڈینیا کہاں کا پھول ہے؟

ج: گارڈینیا جزائر ہیٹی کا مشہور پھول ہے۔

س: ایسٹ ویسٹ سنٹر کی فضا میں پایا جانے والا سب سے دل پذیر عنصر کون سا ہے؟

ج: اس مرکز میں بین الاقوامی طلبہ کا ربط ضبط بہت دلپذیر ہوتا ہے۔

س: سبق ہوائی ادب کی کونسی 'صنف' سے تعلق رکھتا ہے؟

ج: یہ سفرنامہ ہے۔

ooo